سوال

(193) بینکوں کے حصص خریدنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بینکوں کے حصص خریدنے اور پھر ایک مدت کے بعد ان کے فروخت کردینے کے بارے میں کیا حکم ہے جب کہ اس طرح ایک ہزار کے تین ہزار بن جاتے ہیں، کیا اسے سود قرار دیا جائے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بینکوں کے حصص کی خرید وفروخت جائز نہیں کیونکہ یہ نقدی کے ساتھ بیع ہے اور اس میں تساوی اور قبضہ میں لینے کی شرط مفقود ہے اور پھر بینک سودی ادارے ہیں ان کے ساتھ تعاون اور ان کے ساتھ بیع وشراء (خرید وفروخت) کا معاملہ جائز نہیں ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَتَعاوَنوا عَلَى البِرِّ وَالتَّقوىٰ وَلا تَعاوَنوا عَلَى الإِثمِ وَالعُدوٰنِ ... سورة المائدة **٢**

''نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں مدد نہ کیا کرو۔''

اور حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سود کھانے، کھلانے اور اس کے لکھنے والے اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا کہ وہ سب (گناہ میں) برابر ہیں'' (صحیح مسلم)

آپ صرف اپنے اصل زر ہی کو لے سکتے ہیں۔ آپ کے لئے اور آپ کے علاوہ دیگر مسلمانوں کے لئے میری وصیت یہ ہے کہ تمام سودی معاملات سے اجتناب کریں اور جو کچھ قبل ازیں ہو چکا اس سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کریں کیونکہ سودی معاملات

اللہ سبحانہ وتعالی اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف جنگ ہیں اور اللہ تعالی کے غضب وعقاب کا باعث ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الَّذينَ يَأكُلونَ الرِّبوٰا۟ لا يَقومونَ إِلّا كَما يَقومُ الَّذى يَتَخَبَّطُهُ الشَّيطـٰنُ مِنَ المَسِّ ذٰلِكَ بِأَنَّهُم قالوا إِنَّمَا البَيعُ مِثلُ الرِّبوٰا۟ وَأَحَلَّ اللَّهُ البَيعَ وَحَرَّمَ الرِّبوٰا۟ فَمَن جاءَهُ مَوعِظَةٌ مِن رَبِّهِ فَانتَهىٰ فَلَهُ ما سَلَفَ وَأَمرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَن عادَ فَأُولـٰئِكَ أَصحـٰبُ

النّارِ هُم فيها خـٰلِدونَ ٢٧٥ يَمحَقُ اللَّهُ الرِّبوٰا وَيُربِى الصَّدَقـٰتِ وَاللَّهُ لا يُحِبُّ كُلَّ كَفّارٍ أَثيمٍ ٢٧٦ ... سورة البقرة

''جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قبروں سے) اس طرح (حواس باختہ) اٹھیں گے جیسے کسی کو جن (شیطان) نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو، یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ سودا بیچنا بھی تو (نفع کے لحاظ سے) ویسا ہی ہے جیسے سود (لینا) ہے حالانکہ سودے (تجارت) کو اللہ نے حلال قرار دیا ہے اور سود کو حرام ،جس شخص کے پاس اللہ کی نصیحت پہنچی اور وہ (سود لینے سے) باز آگیا تو جو پہلے ہوچکا وہ اس کا،اور (قیامت کے دن) اس کا معاملہ اللہ کے سپرد۔ اور جو پھر لینے لگا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں وہ ہمیشہ دوزخ میں (جلتے) رہیں گے۔ اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات (خیرات) کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی نہ شکرے گناہ گار سے محبت نہیں رکھتا۔''

اور فرمایا:

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَروا ما بَقِىَ مِنَ الرِّبوٰا إِن كُنتُم مُؤمِنينَ ٢٧٨ فَإِن لَم تَفعَلوا فَأذَنوا بِحَربٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسولِهِ وَإِن تُبتُم فَلَكُم رُءوسُ أَموٰلِكُم لا تَظلِمونَ وَلا تُظلَمونَ ٢٧٩ ... سورة البقرة

''مومنو! اللہ سے ڈرو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو جتنا سود باقی رہ گیا ہے۔ اسے چھوڑ دو اور اگر ایسا نہیں کرو گے تو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے تیار ہوجاو اور اگر توبہ کرلوگے (اور سود چھوڑ دوگے) تو تم کو اپنی اصل رقم لینے کا حق ہے نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے (یعنی) جس میں نہ اوروں کا نقصان ہو اور نہ ہی تمہارا نقصان۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص318

محدث فتویٰ